السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کوچھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے کہ عورت کو محض چھوٹے سے وضونہیں ٹوٹتا الایہ کہ اسے چھونے کی وجہ سے کوئی چیز خارج ہو۔ اس کی دلیل وہ صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کو بوسہ دیا، پھر نماز کےلیے تشریف لےگئے اور وضونہ کیا اوراس لیے بھی کہ اصل عدم نقض ہے الایہ کہ کسی صحیح اور صریح دلیل سے نقض ثابت ہوجائے۔ اوریہ کہ بندے نے اپنی طہارت کودلیل شرعی کے مطابق مکمل کیا تھا لہذا جوچیز دلیل شرعی کے تقاضے کے مطابق ثابت ہو، وہ ختم بھی دلیل شرعی ہی کے ساتھ ہوسکتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

أَو لـٰمَستُمُ النِّساءَ ... سورة المائدة 6

''یا تم نے عورتوں کوچھواہو۔''

تواس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں چھونے سے مراد ہم بستری ہے، جیساکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اورپھر اس کی ایک اور دلیل بھی ہے کہ اس آیت میں طہارت کواصلی اوربدلی دو حصوں میں تقسیم کیاگیا ہے، اوراسی طرح ان دونوں میں سے ہرایک کوطہارت صغریٰ اورکبریٰ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اورطہارت صغریٰ وکبریٰ کے اسباب کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیاگیا ہے۔ ارشادباری تعالیٰ ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِذا قُمتُم إِلَى الصَّلوٰةِ فَاغسِلوا وُجوهَكُم وَأَيدِيَكُم إِلَى المَرافِقِ وَامسَحوا بِرُءوسِكُم وَأَرجُلَكُم إِلَى الكَعبَينِ ... سورة المائدة 6

''مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کروتومنہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولیا کرواور سر کا مسح کرلیا کرواور ٹخنوں تک پاؤں دھولیا کرو۔''

یہ پانی کے ساتھ اصلی صغریٰ طہارت ہے، پھر فرمایا: وَإِن كُنتُم جُنُبًا فَاطَّهَّروا ''اوراگر تمہیں نہانے کی حاجت ہوتو (نہاکر) پاک ہوجایا کرو۔'' یہ پانی کے ساتھ اصلی کبریٰ طہارت ہے۔ پھر فرمایا: وَإِن كُنتُم مَرضىٰ أَو عَلىٰ سَفَرٍ أَو جاءَ أَحَدٌ مِنكُم مِنَ الغائِطِ أَو لـٰمَستُمُ النِّساءَ فَلَم تَجِدوا ماءً فَتَيَمَّموا ''اور بیماری ہویا سفر میں ہویا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہوکر آیا ہویا عورتوں سے ہم بستر ہواور تمہیں پانی نہ مل سکے توتیمم کرلو۔'' چنانچہ یہاں تیمم بدل ہے اور أَو جاءَ أَحَدٌ مِنكُم مِنَ الغائِطِ ''یا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہوکر آیا ہو۔'' یہ سبب صغریٰ کا بیان ہے اور أَو لـٰمَستُمُ النِّساءَ ''یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو۔'' یہ سبب کبریٰ کا بیان ہے اوراگراسے ہاتھ سے چھونے پر محمول کیا جائے تواس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے طہارت صغریٰ کے دو سبب ذکرکیے ہیں اور طہارت کبریٰ کے سبب سے سکوت فرمایا ہے، حالانکہ اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وَإِن كُنتُم جُنُبًا فَاطَّهَّروا ''اوراگر تمہیں نہانے کی حاجت ہوتو (نہاکر) پاک ہوجایا کرو۔'' توایسا کہنا قرآنی بلاغت کے خلاف ہے، لہٰذا اس آیت میں عورتوں کوچھونے سے مراد ہم بستر ہونا ہے، تاکہ آیت طہارت کے موجب دواسباب، سبب اکبر اورسبب اصغر پر مشتمل ہوجائے جن میں سے طہارت صغریٰ کا تعلق جسم کے چاراعضا سے ہے جب کہ طہارت کبریٰ کا تعلق سارے بدن سے ہے اوراس کے بدل یعنی تیمم کے ساتھ طہارت کا تعلق صرف دواعضا سے ہے کیونکہ اس میں طہارت صغریٰ وکبریٰ مساوی ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہواکہ راجح قول یہ ہے کہ عورت کو محض چھونے سے خواہ وہ شہوت کے ساتھ ہویا بغیر شہوت کے وضونہیں ٹوٹتا الّایہ کہ اس (انسان) سے کچھ خارج ہو۔ اگر منی خارج ہوتو غسل واجب ہے، جب کہ مذی کے خارج ہونے کی صورت میں آلہ تناسل اور خصیتین کو دھوکر وضوکرنا واجب ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ215

محدث فتویٰ